ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربه ثم اعرض عنها

لله الحمد که درین زمان مکرم و آوان معظم رساله دربیان حرمت سماع مسمی به

الاغناء فی تحریم الغناء

تصنیف لطیف جناب مولوی محمد عین القضاة صاحب حیدرآبادی

در مطبع عالم تصویر محلہ پاٹا نالہ لکھنؤ رونق انطباع یافت

قیمت ۱/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ذی الحکم الزاہرۃ والنعم الظاہرۃ والصلوٰۃ علی خیر خلقہ وسید رسلہ المبعوث
بالاسرار الباہرۃ والانوار القاہرۃ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ قامعی البدع الخاسرۃ وکاشفی
الظلم الساترۃ اما بعد کہتا ہی عین القضاۃ عفا عنہ کہ معصوم رہنا خطا سے ہر امر مین اور
قائم نہ رہنا کسی زلت پر مختصات سے حضرات انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام
کے تھا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ببرکات صحبت نبویہ علی صاحبہا
افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے ایسی نورانیت فہم سلیم اور سیالیت ذہن مستقیم حاصل تھی
کہ جسکی وجہ سے شوارع آیات و قوارع احادیث پر قائم رہتے تھے یک سر مو انحراف
قصداً بطور قرار نہین کرتے تھے اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکے حق مین مثل اصحابی فی امتی مثل النجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم فرمایا اور اون سبھونکو
باب اقتداء دینی مین اپنا خلیفہ بنایا لہذا قرن اول مین کوئی ضرورت تدوین قواعد
کی کہ جنسے انحفاظ معانی واحکام صحیحہ کا حسب طاقت بشریہ ہو نہین ہوئی پھر جسقدر
زمانۂ نبوی سے بُعد ہونے لگا اوسیقدر نورانیت وسیالیت مین کمی ہونے لگی اور ضرورت

تدوین قواعد کی زائد ہوتی گئی پس ائمۂ علوم اور مہرۂ فنون نے آیات واحادیث
ومحاورات عرب سے بعد تحقیقات بلیغہ اور تدقیقات وسیعہ کے قواعد اور نتائج مستنبط
کر کے مدون کر دیے اور اپنے تدوین مذاہب و استخراج مسائل مین کتاب و سنت و
اجماع وقیاس کو مع رعایت قواعد مستنبطہ کے مستند گردانا کیے لہذا مذاہب مدونہ
متلقی بالقبول اور مسائل مستخرجہ ان ائمۂ ہداۃ کے خلاف شرع نزدیک ارباب
بصیرت کے کسی طرح نہین سمجھے گئے کیونکہ جو اختلاف کہ انکے مابین مین ہو سبب
اوسکا وہ اختلاف نظری ہی کہ جو فہم معنی مین آیات واحادیث کے واقع ہوا ہی
غرضکہ یہ مذاہب مدونہ مخالف آیات واحادیث واجماع وقیاس کے ہرگز نہین
بلکہ کوئی مسئلہ انکا ایسا نہین کہ جسکی اصل خارج ان چار سے ہو اسیلیے مولانا شاہ
ولی اللہ صاحب دہلوی انصاف فی بیان سبب الاختلاف مین فرماتے ہین لما
مھدوا الفقہ لم تکن مسئلۃ من المسائل التی تکلم فیھا من قبلھم والتی وقعت
فی زمانھم الا وجدوا فیھا حدیثا مرفوعا متصلا او مرسلا او موقوفا
صحیحا او ضعیفا او حسنا او اثرا من اثار الشیخین او سائر الخلفاء فیسر اللہ
لھم العمل بالسنۃ علی ھذا الوجہ انتھی ہرگاہ کہ کسی مسئلہ کا موافق شرع ہونا موقوف
اس بات پر ہوا کہ باقاعدہ مستند ہو ادلۂ اربعہ مین سے کسی دلیل کی طرف
پس جس مسئلہ کی ادلہ مذکورہ مین سے کوئی دلیل نہو یا بادی النظر مین کوئی دلیل
اوسکی ہو مگر خلاف قاعدہ ہو تو وہ مسئلہ خلاف شرع سمجھا جائیگا پھر جب ادلہ مذکورہ
بتمامہا بوجہ قواعد ضروریہ مشہورہ مسلمہ کے نقیض پر اوس مسئلہ کے قائم
ہونگے تو لامحالہ وہ مسئلہ غلط اور خلاف شرع قطعا ہوجائیگا اور مسئلہ حلت مزامیر
ومعازف اسی قبیل سے ہے کہ کوئی دلیل اسپر باقاعدہ قائم نہین بلکہ دلائل اربعہ
حرمت پر اسکی قائم ہین لہذا مسئلہ حلت غلط محض اور خلاف شرع ٹھہریگا اور جو مقتدی کہ

مستحل غناء ومعازف ہوگا یا وہ مرتکب اسکا ہوگا فاسق قرار پائیگا لہذا اظہار
اس امر مہتم بالشان کا ضروری ہوا لیکن یہ مقتضی طول بیان کو تھا اسلیے تفویض اسکی
نخبۃ المعارف فی تحریم الاغنیۃ والمعازف پر کی گئی اور اختتام نخبۃ المعارف مین
بوجہ اطالت بیانات اور ہجوم موانع کے چونکہ تاخیر مدید جانی گئی لہذا یہ رسالہ
مختصر اور مقتصر اثبات حرمت بالکتاب پر بغرض تعجیل اور تیسیر اظہار حق کے
منعقد کیا گیا تا لوگ پہلے سے حقیقت حال پر بطریق بصیرت مطلع ہوجائین
اور تلبیسات مضلہ سے محفوظ رہجائین فہا انا قد رتبت ہذہ الرسالۃ علی مقدمۃ
وباب واحد وخاتمۃ وتوکلت فی کل ما صنعت فیہا علی مفید الخیرات الوافرۃ
وواہب العطیات الفاخرۃ وہو حسبی وعلیہ ثقتی **مقدمہ** اسمین دو فائدے
ہین پہلا فائدہ معانی غناء مین سے معنی متنازع فیہ کی تعیین مین محاورات
عرب مین لفظ غناء کا استعمال چند معنی مین ہوتا ہے رفع صوت ترنم کہ جسکو
عرب نصب کہتے ہین حداء راگ یہ وہ لحن ہے کہ بوجہ اشتمال اسکے تمطیط
وتکسیر وتشویق وتحریک ساکن وبعث کامن پر صادر نہین ہوتا ہے مگر
مغنی عارف وماہر سے منجملہ ان معانی کے متنازع فیہ یہی معنی رابع واقع ہوا ہی
کما یدل علیہ کلام القرطبی وابن الجوزی وابن عبد البر علی ما نقلہ الکمال الادفوی
فی الامتاع **دوسرا فائدہ** تعریف عزیمت اور رخصت مین حکم شرعی دو حال سے
خالی نہین یا مشروعیت اسکی ابتدائ ہوگی یعنی ثبوت اسکا شارع کی جانب سے
بغیر عوارض وموانع معہودہ فی الشریعۃ مثل سفر ومرض واضطرار واکراہ کے
ہوگا یا نہین اول عزیمت ہی دوسرا رخصت یا یہ کہا جاے کہ حکم شرعی اگر متغیر
کسی عذر کے سبب سے ہوگا تو متغیر عنہ عزیمت ہی اور متغیر الیہ رخصت جیسے
صوم ماہ رمضان مین بوجہ سفر ومرض کے وجوب ادا سے طرف نفی وجوب کے

متغیر کردیا گیا پس وجوب ادا عزیمت ہوگا اور نفی وجوب رخصت ہذا والتفصیل
فی نخبۃ المعارف باب اثبات مین حرمت غناء اور معارف کے کتاب ہے غنار
جسے راگ کہتے ہین بجمیع افرادہ عزیمۃً حرام ہے یعنی حرمت غنار کی بطور عزیمت ہے
اور یہ حرمت دائمی ہی متخلف کسی فرد سے نہین پس اس جگہ دو دعوے ہین اور دونوکا
ثبوت آیہ قرآنیہ سے بعد رعایت قواعد شرعیہ کے قطعاً ہوتا ہی قال اللہ تعالے
ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا
ھزوا اولئک لھم عذاب مھین ظاہر نص سے اسکے معذبیت مشتری لھو الحدیث
کی ثابت ہوتی ہی اور ظاہر ہی کہ یہ ثبوت مقتضی ہی سبق حرمت لھو الحدیث کو پس حرمت
لھو الحدیث کی ثابت باقتضاء النص ہوگی لھو الحدیث کلی ہی اور حرمت کلی کی باعتبار
اوسکے افراد کے ہوا کرتی ہی غنار یعنی راگ افراد لھو الحدیث سے ہی اسپر تین طرحکی
تین دلیلین قائم ہین محاورہ عرب عقل نقل تقریر دلیل اول کی یہ ہی کہ لھو محاورہ عرب
مین مستعمل غناء اور مزمار مین ہوتا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ رضی اللہ
عنہا ما کان معکم لھو فان الانصار یعجبھن اللھو انتہی وقال شیخ الاسلام بدر الدین العینی
فی عمدۃ القاری فی تفسیر اللھو فی قولہ تعالیٰ واذا رأوا تجارۃ او لھوا الآیۃ وکانوا اذا اقبلت
العیر استقبلوھا بالطبل والتصفیق فھو المراد باللھو انتہی جب لھو مستعمل دو شی مین ہوا تو ہر
ایک فرد لھو کا ہو جائیگا بقید حدیث مزمار خارج ہو جائیگا غنار لھو الحدیث مین داخل رہجائیگا
کیونکہ اجتماع دو کلی کا مبطل فردیت فرد غیر منافی کا نہین ہوتا تقریر دلیل ثانی کی یہ ہی کہ
انسان اصل خلقت مین بوجہ روح کے شلا اگرچہ مظہر تجلیات الٰہیہ بنایا گیا مگر جبکہ اوسپر
نفس مع قوی شہوانیہ کے مسلط کردیا گیا تو وہی انسان اسفل سافلین کو پہونچ گیا چنانچہ
آیہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین اسپر شاہد ہی
پس روح اور نفس مین ایسی مضادۃ قویہ واقع ہوئی کہ جسکے سبب سے ہر ایک کے حظوظ باعث

انبساط اوسکے اور انقباض و انهدام دوسرے کے ہوجاتے ہین یعنے حظوظ روحیہ
باعث انبساط روح اور اوسکے قوی قدسیہ کے ہوتے ہین کہ جسکے سبب سے صعود درجات
مظہریت مین ترقی ہوتی ہی اور درجات سفلیہ سے تباعد ہوتا ہی اور حظوظ النفسیہ باعث
انبساط نفس اور اوسکے قوی شہوانیہ کے ہوتے ہین کہ جسکے سبب سے ہبوط درجات سفلیہ
مین ترقی ہوتی ہی اور صعود درجہ مظہریت سے تباعد ہوتا ہی اسیلئے حق تعالیٰ نے کہین
فلیضحکوا قلیلا و لیبکوا کثیرا فرمایا اور کہین لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین فرمایا
ایسا ہی جابجا حظوظ نفسانیہ مخلہ و مضرہ سے ممانعت فرمائی اور انواع تکالیف کے ساتھ
مکلف گردانا تاکہ انقباض نفس کو شہوانیات سے پیدا ہو اور توجہ روح کو طرف درجہ
علیا کے حاصل ہو کہ جسکی وجہ سے انسان مصداق الا الذین امنوا و عملوا الصالحات
کا بنجاے اور مقصود اصلی کو اپنی پہونچ جائے بعد تمہید اس مقدمہ کے واضح ہو کہ منجملہ اوفر حظوظ
نفسانیہ کے غنا بمعنی راگ ہی کیونکہ حقیقت اسکی جو کہ مشتمل ہے تمطیط و تکسیر پر اور محرک
ساکن و باعث کامن اور مہیج و مشوق ہوتی ہی خود دلالت کرتی ہی اپنی اوفر حظوظ نفسانیہ
ہونے پر علاوہ برین صدہا سال کی تجارب متواترہ سے ظاہر ہوتا چلا آیا ہی کہ نفس
کیسا ہی کیفیت انقباضیہ مین مبتلا ہو بمجرد سماع راگ کے انبساط و انشراح اوسکو حاصل
ہوجاتا ہی اور دائرہ انقباض سے نکلجاتا ہی اسی وجہ سے یہ غنا زمانہ جاہلیت سے لیکر
اس زمانہ تک بلا ضرورۃ شرعیہ اکثر مشاغل فساق و اہل ہواء و بدعات سے ہوتا چلا آتا ہی
جبکہ غنا بمعنی راگ مانند اور اصوات مزامیر مطربہ کے بلکہ زائد اون سے مثل
سحر کے سریع التاثیر ہو نفس کے لیے حظ اوفر اور باعث اوسکے انبساط کے ہوا
تو لامحالہ بوجہ اوسکے روح مین انقباض پیدا ہوگا توجہات صاعدہ مین فتور
پڑیگا نفس اپنی توجہات ہابطہ مین ترقی پکڑیگا توجہ قلبی الی ذکر اللہ مین نقصان
آویگا انحراف زیادتی مین ہوگا مفارقت تقوی اور میل الی الھوی اور انغماس فی المعاصی

ترقی پاویگا لهذا حقیقت لہو کی ضرور متحقق ہوگی کیونکہ لہو حقیقۃ وہ کیفیت نفسانی
ہی کہ جسکے آثار مذکورہ آثار ہین پس ظاہر ہوگیا کہ غنار بمعنی راگ افراد لہو الحدیث
سے ہی تقریر دلیل ثالث کی یہ ہی کہ تفسیر لہو الحدیث کی غنار کے ساتھ منقول ہوئی ہی
عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اور اس منقول کی
تصحیح کی ہی بعض حفاظ نے بلکہ حافظ ابن حزم ظاہری نے بھی باوجود اون کے تشدد
وغلو کے تحلیل غنا مین اسکی تصحیح کی قال الشوکانی فی نیل الاوطار وفی الباب عن ابن
مسعود عند ابن ابی شیبة باسناد صحیح انه قال فی قوله تعالی ومن الناس من
یشتری لهو الحدیث قال هو واللہ الغناء واخرجه الحاکم والبیهقی وصححاه واخرجه البیهقی
ایضا عن ابن عباس بلفظ هو الغناء واشباهه انتهی وایضا قال فیه بعید هذا قال ابن طاهر
لم یصح منها حرف واحد والمراد ما هو مرفوع منها والا فحدیث ابن مسعود فی
ای من احادیث التحریم ۱۲
تفسیر قوله تعالی ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ قد
تقدم انه صحیح وقد ذکر هذا الاستثناء ابن حزم فقال انهم لو اسند واحد یثا
واحدا فهو الی غیر رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم ولا حجة فی احد دونه
کما روی عن ابن عباس وابن مسعود فی تفسیر قوله تعالی ومن الناس الآیة
انهما فسرا اللهو بالغناء انتهی وقال فی ابطال دعوی الاجماع قال علاء الدین القونوی
فی شرح التعرف قال ابو محمد بن حزم لا یصح فی هذا الباب شیء ولو ورد لکنا اول
قائل به وکل ما ورد فیه فموضوع ثم حلف علی ذلک وقال واللہ لو اسند واحد
حدیثا واحدا فاکثر من طریق فهو الی غیر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا حجة
فی واحد دونه کما روی عن ابن عباس وابن مسعود فی تفسیر قوله تعالی ومن الناس
من یشتری لهو الحدیث انهما فسرا لهو الحدیث بالغناء انتهی علاوہ اسکے تصحیح کے
شواہد بھی اسکے موجود ہین جیسا کہ خیر النواہی مین منقول ہوے لهذا تفسیر مذکور قوی ہی

اور اوسی آیۂ مجملہ کی تفسیر صحیح ہوگی بوجہ عموم لہو الحدیث اور خصوص غناء کے فی الواقع
یہ تفسیر تفسیر بالفرد ہوگی وفیہ المطلوب اگر کہا جاے کہ صرف قوت اس تفسیر کی تحریم
غناء مین کافی نہین تاوقتیکہ حد قطعیت کو نہ پہونچے اور قطعیت اخبار احاد مین مفقود ہے
جواب اسکا یہ ہی کہ مثبت حرمت کو قطعی ہونا ضروری ہی نہ مفسر کو اور مثبت
فی الواقع آیت ہی جو کہ قطعی ہے جیسے فرضیت مسح ربع راس کی آیت وضو سے ثابت
کیجاتی ہی حالانکہ مفسر ربع راس حدیث ناصیہ واقع ہوئی ہی جو کہ خبر احاد ہی وقد صرح
بہذہ القاعدۃ فی مثل ہذا المقام الاستاذ العلام ادخلہ اللہ تعالے دار السلام حیث
قال فی ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی لا یقال ان ہذا الحدیث من اخبار الاحاد وھو
لا یفید الفرضیۃ لانا نقول قولہ تعالیٰ واقیموا الصلوٰۃ مجمل وخبر الواحد لحق
بیانا لہ والمجمل من الکتاب اذا لحقہ البیان الظنی یفید الفرضیۃ فان الحکم
حینئذ یضاف الی الکتاب انتہی اگر کہا جاے کہ ارادہ کرنا غناء کا خلاف شان
نزول آیت کے ہی کیونکہ یہ آیت نازل ہوئی ہی مشتری اخبار اکاسرہ کے حق مین
جواب اسکا یہ ہی کہ شان نزول آیت کا کبھی متعدد ہوتا ہی کفار مین جیسے اشتراء
اخبار اکاسرہ کا بغرض اضلال ہوتا تھا اسیطرح اشتراء غناء کا اور انعقاد مجلس ملاہی
کا بھی بقصد اضلال ہوا کرتا تھا پس ارادہ کرنا غناء کا بوجہ ایک شان نزول کے منافی
دوسرے شان نزول کے نہوگا بلکہ اسی تعدد شان نزول اور عدم منافاۃ کی وجہ سے
تفسیر ابن عباس کی مقصور غناء پر نہین ہوئی ہے اشباہ کو بھی شامل ہوگئی علاوہ
اسکے یہ ہے کہ اقتناص حکم مین اصل اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص شان نزول
کا پس بنظر عموم لہو الحدیث کے اور غایت مناسبت غناء کے اوس سے اگر تفسیر
غناء کے ساتھ مقام اقتناص حکم غناء مین واقع ہوئی ہے تو قادح اصل مذکور کے
ہرگز نہوگی انھین وجہون سے ابن حزم نے بھی کسی قسم کا اعتراض تفسیر پر

حیثیت تفسیر سے نہین کیا اگر کہا جاے کہ تفسیر مین لفظ غناء مطلق واقع ہوئی ہے
اور مطلق محمول ہوتا ہی فرد کامل پر اور فرد کامل غناء کا غناء مع المزمار ہے پس
حرمت غناء مطلق کی ثابت نہوگی جواب اسکا یہ ہی کہ مطلق عبارت ہی متعین الذات
مبہم الصفات سے مثل رقبہ کے تحریر رقبۃ مین قاعدہ مذکورہ یعنے حمل مطلق کا
فرد کامل پر واقع ہوا ہی حق ذات مین مثل جنون وعمی کے اس جگہ دوسرا قاعدہ
بھی ہے کہ مطلق محمول ہوتا ہے اپنے اطلاق پر یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے حق اوصاف
مین مثل ایمان وکفر کے اور حرمت مزمار کی قبیل اوصاف سے ہی لہذا یہ صورت داخل
تحت قاعدہ ثانیہ کے ہوگی نہ اولی کے فافہم واغتنم ہرگاہ کہ بادلہ مذکورہ غناء بمعنی راگ
افراد لہو الحدیث سے ہوا تو ثبوت حرمت کا لہو الحدیث کے لیے باعتبار اس فرد
غناء کے ہوگا یعنے ثبوت حرمت کا اولا بالذات غناء کے لیے ہوگا اور ثانیا بالتبع
حدیث کے لیے اور یہ ثبوت چونکہ ابتداءً بغیر کسی امر عارضی کے ہوا ہی لہذا عزیمت
ہوگا پس پہلا دعوی ثابت ہوا کہ حرمت غناء کی بطور عزیمت ہی تقریر دوسرے
دعوے کے ثبوت کی یہ ہی کہ قاعدہ متقررہ ہی کہ جب کوئی حکم ثابت کیا جاتا ہے
کسی شی معنون بالصفۃ کے لیے تو یہ صفت اوس حکم کی علت ہوتی ہی لہذا
علت حرمت غناء کی اشتراء لہو الحدیث سے خارج نہوگی اور ظاہر ہی کہ اشتراء لہو
حدیث مین صلاحیت علت حرمت کی نہین پس لامحالہ لہو متعین علیت کے
لیے ہوگا لیکن مطلقاً لہو خواہ ضعیف ہو یا قوی علت حرمت کی نہین بسبب انکے وارد
ہو کہ حق تعالی نے قرآن مین حیاۃ دنیا کو موصوف گردانا ہی لعب ولہو کا پس
اگر لہو محرم ہوگا تو کل مافی الدنیا حرام ہو جائیگا بلکہ علت حرمت کی وہ لہو قوی ہے
کہ جو سبب ضلالت ہی چنانچہ قول اللہ تعالی کا یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم
اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون انتہی

اسپر دلالت کرتا ہی کیونکہ اسمین حکم خسران کا اوس تقدیر پر ہوا کہ جب لہویت حد
انحراف عن ذکر اللہ اور قوت میل الی اللہوی کو پہونچ گئی پس معلوم ہوا کہ علت خسران
کی وہ لہو ہی کہ جو حد مذکور کو پہونچے اور سبب ضلالت ہو جاے اسیواسطے حقتعالے
نے آیۂ مذکورہ مین لیضل پر لام کی داخل کر کے اظہار لتعیین مرتبہ لہو کا من حیث
قوت کے کر دیا کیونکہ لام کی دلالت کرتا ہی سببیت ماقبل اور مسببیت مابعد پر لہذا لام
لیضل دلالت کریگا اوس فرد خاص پر لہو کے کہ جو سبب ضلالت ہی پس آیۂ مذکورہ سے
علیت لہو خاص کی جو کہ سبب ضلالت ہی بعد رعایت قواعد کے قطعاً ثابت ہوئی
اس تقریر سے تین امر ظاہر ہوے اول یہ کہ لیضل عن سبیل اللہ اپنے ماقبل کے لیے
قید احترازی جو کہ متمم و معین ہوتی ہی نہین واقع ہوا بلکہ مثل لتعریف لفظی کے موضح
و محض ایک مرتبۂ خاص لہو کا واقع ہوا دوسرے یہ کہ ثبوت علیت کا لہو کے لیے
بالذات باعتبار اوسکے بعض افراد کے ہوتا ہی نہ بالعرض باعتبار وصف عارضی اسکے
تیسرے یہ کہ ترتب حرمت کا بالذات باعتبار اولیت حقیقیہ کے لہو خاص پر ہوتا ہے
اور بواسطے اوسکے غناء بمعنی راگ پر جبکہ ظاہر ہوا کہ فرد ذاتی خاص لہو کا متعین
بالعلیت ہی اور حرمت حقیقۃً بلا واسطہ مرتب اوسپر ہوتی ہی پس جس جگہ یہ لہو پایا
جائیگا اوس جگہ حرمت کا تحقق ضرور ہوگا مگر چونکہ لہو حقیقی امر باطنی ہی اطلاع اوسپر
دشوار ہی اور غناء مفضی اوسکی طرف بافضاء اکثری اکثر مواد مین ہے جیسا کہ یہ امر دلیل
عقلی مذکور سے بخوبی ظاہر ہی لہذا حق تعالی نے آیۂ مذکورہ مین غناء کو قائم مقام لہو خاص
کے ترتب حرمت مین کیا اور حرمت مرتبہ علی اللہو کو مرتب غناء پر کر دیا اسی لیے
من یشتری اللہو نہین کہا بلکہ لہو کو مضاف حدیث کیطرف مثل اضافت جرد قطیفہ کے
کر دیا تا اشترا متعلق حدیث لاہی یعنی حدیث مفضی الی اللہو کے ساتھ ہوا ور ثبوت حرام
بالدلیل ہو یعنی ثبوت حرمت کا حدیث کے لیے ہو اور وجہ بھی اس ثبوت کی جو کہ افضاء

الی علة الحرمة ہی ظاہر ہو وہذا الترکیب و انکان مخالفا للمفسرین لکنہ لتضمنہ علی فائق
احق بان یتعلق بہ الیقین وقد بینت ہذا المقام علی وجہ التمام فی نخبة المعارف اور
اگر بنابر مسلک مفسرین کے اضافت بیانیہ لیجاے تو بھی مقصود متخلف نہین ہوتا اس
واسطے کہ اس تقدیر پر بسبب بیان واقع ہونے حدیث کے واسطے لہو کے افراد
ذاتیہ لہو کے ہرگز مراد نہونگے بلکہ افراد عرضیہ اوسکے مثل غناء وغیرہ کے مراد ہونگے
پس حرمت ثابت لہو الحدیث کے افراد عرضیہ کے لیے ہوگی اور مطلب یہ ہوگا کہ جتنے
افراد عرضیہ لہو الحدیث کے ہین سب حرام ہین اور ظاہر ہی کہ فردیت باعتبار
صلاحیت فرد للفردیت اور صلاحیت کلی للکلیت کے ہوتی ہی یعنے جو جس کلی کا فرد ہو
وہ آبی نہو واسطہ داخل ہونے کے تحت مین اوس کلی کے اور وہ کلی بھی اپنے مین
داخل کرنے سے ابا نکرے پس وہ فرد فرد اس کلی کا ہوگا اور یہ کلی کلی اوس فرد کی
ہوگی اگرچہ اثر اس کلی کا اوس فرد پر کسی محل مین بسبب خصوصیت اس محل کے مرتب نہو
مثلاً مسکر مین جتنے افراد مسکر کے کہ جنمین صلاحیت ذاتیہ قریبہ اسکار کی ہی اور اباء اسکار
سے باعتبار اونکی طبیعت کے نہین ہی سب داخل ہین اگرچہ کسی فرد پر اثر اسکار کا
کسی محل کے خصوصیت سے مرتب نہو اسی وجہ سے حکم حرمت کا ایک قطرۂ خمر
ضعیف الاسکار بلکہ اوسے کم کے لیے بھی ثابت کیا گیا ہی حالانکہ اثر اوسپر اشخاص
قویہ مین مرتب نہین ہوتا ایسا ہی حال لہو الحدیث کا ہی کہ اسمین جتنے افراد اسکے
کہ جنمین صلاحیت ذاتیہ قریبہ لہویت کی ہی اور اباء لہویت سے باعتبار اونکی طبیعت کے
نہین ہی داخل ہوکر محکوم علیہا حرمت کے ہوجاوینگے کیونکہ مراد صلاحیت ذاتیہ
اور عدم اباء طبعی سے اسجگہ باعتبار اکثر مواد کے ہے توضیح مقام کی یہ ہی کہ جو مسبب
مدعو کہ خفی ہو اطلاع اوسپر دشوار ہو اور سبب داعی اوسکا اوسکی طرف مفضی باقتضاء
اکثری اکثر مواد مین ہوتا ہو تو واسطے رفع ضرورت اور دفع عجز کے یہ سبب قائم مقام

اوس مسبّب کے کردیا جاتا ہے ترتب حکم مین معنی اس اقامت کے یہ ہین کہ
کہ مسبب سے کوئی سروکار نہین جب سبب جس مادہ مین پایا جائیگا حکم ضرور مرتب ہوگا
خواہ مسبب اوس مادہ مین پایا جاے یا نہین یہ وہ قاعدہ اصولی ہے کہ جسپر کثرت سے
مسائل متفرع ہین مثلاً حدوث ملک جاریہ کا اور وجود قبضہ کا اوسپر قائم مقام شغل رحم
بمال مالک قابض کے کردیا گیا ترتب استبراء مین پس جب حدوث ملک اور وجود قبضہ
ہوگا استبراء واجب ہوگا شغل رحم متحقق ہویا نہین اور خلوت صحیحہ قائم دخول کے کردیگئی
ترتب وجوب مہر اور وجوب عدت مین اور نکاح قائم مقام دخول کے کیا گیا ترتب نسب
مین ایسا ہی جبکہ غناء بھی اکثر مواد مین مفضی بافضاء اکثری لہو کی طرف ہوا تو جہان
وہ پایا جائیگا حکم حرمت کا دیا جائیگا خواہ اوس جگہ تحقق لہو کا ہو یا نہو کیونکہ لہو امر باطنی
کیفیات نفسانیہ سے ہے اطلاع اوسپر دشوار ہے اور ضرورت و عجز کا دفع بھی ضروری ہے
اور یہ ممکن نہین بغیر اعتبار غناء اور رفع اعتبار لہو کے ترتب حرمت مین لہذا اجراء
قاعدہ مذکور کا ضروری ہوگا خصوصاً جبکہ حق تعالے نے حدیث پر حکم حرمت کا بسبب اسکے
اکثر مفضی الی اللہو ہونے کے کردیا یا لہو الحدیث پر یہ حکم باعتبار اوسکے ایسے افراد
کے کردیا کہ جنمین لہویت کی صلاحیت ذاتیہ قریبہ اور عدم اباء طبعی باعتبار اکثر موا د
کے ہی تو یقین کامل ہوگیا کہ غناء قائم مقام لہو کے بسبب وجود شرائط اقامت کے
کردیا گیا پس حکم حرمت کا غناء پر ہر مادہ مین دیا جائیگا اور اعتبار لہو کا درمیان سے
ساقط ہوجائیگا لہذا کسی مکلف کے لیے یہ غناء ہرگز حلال نہوگا اگرچہ بعض مین مفضی الی الحلال
کیون نہو کیف و قد نبہ علیہ ایضا مولانا عبد السلام الاعظمی رح حیث قال اقامۃ الداعی
او الدلیل مقام المدعو او المدلول فیما اذا افضی الیہ فی غالب المواد و لو افضی الیہ
فی مواد قلیلۃ او مساویۃ لمواد عدم الافضاء فلا یعتبر فظہر ان من قال من متعلمی
الہند ان السماع الداعی الی الحلال حلال کان جاہلا بعلوم الشریعۃ انتہی

علی ما نقلہ استاذ الاستاذ حجر فی قمع الاقمار لیس غناء یعنی راگ جمیع موادین حرام عزیمۃ
ہو جائیگا اور حرمت اسکی بطور عزیمت دائمی ہوگی کسی فرد سے اسکے تخلف نہوگی
پس دوسرا دعوی بھی ثابت ہوا اور بخوبی ظاہر ہوگیا کہ آیہ ومن الناس من یشتری آہ
سے بعد رعایت قواعد شرعیہ کے ثبوت دونون دعوون کا قطعاً ہوتا ہی ہرگاہ کہ
اس آیت سے لہو کے فرد ذاتی خاص کی علیت واسطے حرمت کے ثابت ہوئی تو
معازف کی بھی حرمت اس سے ثابت ہو جائیگی کیونکہ سببیت معازف کی واسطے
لہو مذکور کے بدلیل عقلی سابق جو کہ مشتمل ہے تجارت قطعیہ وغیرہ پر ثابت ہوتی ہی
اور بھی اوسی دلیل سے معازف کا لہو کی طرف مفضی بافضاء اکثری ہونا ظاہر ہوتا ہے
پس بقاعدہٗ اصولی مذکور معازف قائم مقام لہو کے ہو جاوینگے ترتب حرمت
مین اور یہ حرمت معازف سے بلا عوارض شرعیہ باعتبار کسی مکلف کے متخلف نہین
ہوگی لہذا معازف بھی مثل غناء کے عزیمۃً حرام علی الدوام ہو جاوینگے فقد ثبت
مطلوب الباب بتمامہ فللہ الحمد علی انعامہ خاتمہ جبکہ بقاعدہٗ لام کئی مع بعض قواعد
مذکور کے تعیین لہو خاص کی واسطے علیت کے ہوگئی تو ظاہر ہوگیا کہ قول حافظ
ابن حزم ظاہری کا و نص الآیۃ یبطل احتجاجھم بہا لقولہ تعالی لیضل عن سبیل اللہ
وھذہ صفۃ من فعلہا کان کافرا ولو ان شخصا اشتری مصحفا لیضل بہ عن
سبیل اللہ ویتخذھا ھزوا لکان کافرا وھذا ھو الذی ذم اللہ تعالی وماذم من
اشتری لھو الحدیث لیروح بہ نفسہ لا لیضل بہ عن سبیل اللہ انتہی علی ما
نقلہ الشوکانی فی ابطال دعوی الاجماع مبنی ہی اہمال قواعد ضروریہ مشہورہ مسلمہ پر
لہذا ہرگز قابل سماع نہوگا اور اسے کسیطرح ضرر حجیت آیت مین نہین پہونچیگا علاوہ قاعدہٗ
مذکورہٗ لام کئی کے قاعدہ عقلیہ صحیحہ بھی مقتضی لیضل کے غیر قید احترازی ہونے کو ہے
تقریر اوسکی اسجگہ یہ ہی کہ لیضل کے لام کئی نے جبکہ دلالت کیا اضلال کی علت غائیہ

ہونے پر واسطہ اشتراء کے اور علت غائیہ شئی کی علت او رمعلول اوسکی باعتبار
وجود ذہنی اور خارجی اپنے کے ہوتی ہے تو لیضل عن سبیل اللہ کا غایت ہونا خبر
دیگا لہو الحدیث کے منشاء ضلالت ہونے سے اور مخبر عنہ مقدم ہوتا ہی خبر پر خبر اوسکی
مظہر و مفسر ہوتی ہی لہذا اشتراء لہو الحدیث کی حرمت بنفسہ ہوگی نہ بسبب خبر اضلال
کے ہاں البتہ نیت اضلال کے سبب سے حرمت اشتراء مین قوت و شدت آجاویگی
کہ جسکی وجہ سے مشتری مستحق عذاب مہین کا ہوگا ہذا و قد اتیت فی نخبۃ المعارف
باجوبۃ اخری ایضا و ما اکتفیت علیہا بل بالغت فی ابطال جمیع ما قالہ ابن حزم من القول
المذکور و فی ابطال ما اوردہ الآخر ممعا لبنیان حجیۃ الآیۃ بحیث بلغت حجیتہا المطوب شاہر
و ظہر امرہا غایۃ الظہور فللہ الحمد علی توفیقہ والشکر علی حسن تائیدہ اور بھی قواعد مذکورہ
مع قاعدۂ اصولی مذکور سے ظاہر ہوگیا کہ اقوال ابن حزم وغیرہ کے کہ جنکو امتاع مین
کمال الدین او فوی نے نقل کیا ہی حیث قال فیہ وفصل ابو محمد بن حزم و الغزالی وغیرہما
فقال ابو محمد بن حزم من نوی بالغناء ترویح القلب لیقوی علی الطاعۃ فہو مطیع
و من نوی بہ التقوی علی المعصیۃ فہو عاص وان لم ینو لا طاعۃ ولا معصیۃ
فہو لغو معفو عنہ کخروج الانسان الی بستانہ وقعودہ علی بابہ متفرجا وذکر
ادلۃ علیہ وقال ومن انکرہ فقد اخطأ والغزالی فی الاحیاء قال نحوا منہ وقسمہ الی
تقاسیم وقال الاستاذ ابو منصور اذا سلم من تضییع فرض ولم یترک حفظ حرمۃ
المشائخ بہ فہو محمود و ربما کان السامع ماجورا انتہی باطل ہین اگر غناء سے
مراد راگ ہی اور اگر ماسوی اسکے مراد ہی تو صحیح ہین لیکن معنی ماسوی راگ کے چونکہ
متنازع فیہ نہین لہذا اسقدر اہتمام کرنا تفصیل و تقسیم مین بیسود ہوگا کیونکہ اسوقت
مین حال اسکا مثل اور مباحات کے ظاہر و مشہور مستغنی عن البیان ہوگا خلاصۂ کلام
اس مقام مین یہ ہی کہ محللین غناء و معازف نے اثبات حلت اور ابطال حرمت مین

ادلہ اربعہ اور قواعد ضروریہ مشہورۂ مسلمہ سے اغماض کرکے اثبات مرام کیا ہے
کیفیت اغماض کی کتاب اللہ اور اوسکے قواعد واجبۃ الرعایۃ سے یہان ظاہر ہوئی اور
کیفیت اغماض کی سنت و اجماع وقیاس اور انکے قواعد واجب الاعتبار سے انشاء اللہ تعالے
نخبۃ المعارف سے ظاہر ہوگی لہذا مسئلۂ حلت مثل مسائل فرق ضالہ کے ہرگز قابل سماع
نہوگا اور اس مسئلہ کا ہرگز شمار اون خلافیات مین نہوگا کہ جنکے مقتدین کے کسی مقتدی
کی تفسیق صحیح نہین کیونکہ اون خلافیات مین دونو جانب سواد اعظم ہین اور اکثر
مین منشأ اختلاف قواعد نظریہ واقع ہوے ہین نہ ضروریہ مشہورہ مسلمہ بخلاف
مسئلۂ حلت کے کہ مہرہ مثبتین اسکے اقل قلیل ہین اور مخالفت انکی ضروریات
ومسلمات مین ہوئی ہے لہذا یہ مسئلہ خلافیات مذکورہ مین داخل نہوگا بلکہ خلافیات
فرق ضالہ کے قبیل سے ہوگا کہ مقتدی اوسکا ضال وفاسق قرار پائیگا فرق اسقدر
ہوگا کہ اسکے مثبتین چونکہ متبعین سنت اور ائمہ دین ہین نیتین اونکی اکثر تحقیقات
مسائل مین بخیر رہتی ہین اور قاعدہ شرعیہ ہے کہ ترتب حکم مین بعض مجہول الحکم
تابع اپنے اکثر معلوم الحکم متجانس کے ہوتا ہے اور ظنوا المومنین خیرا بھی آگیا ہے لہذا
اس مسئلۂ خاص مین بھی نیت ان مہرہ کی بخیر سمجھی جائیگی گو یہ مسئلہ فی نفسہا بخیر نہو
لہذا اسپر ضلالت کا حکم کرینگے اور اون حضرات کو بوجہ اونکے خوش نیتی کے صفات
ذمیمہ سے محفوظ رکھینگے البتہ تاثیر اسکے ضلالت کی اسکے مقتدین پر پڑیگی کہ وہ ضال
وفاسق ہوجاوینگے کیونکہ انھون نے مخالف ضوابط مین اقتدا کی اور سواد اعظم کو
چھوڑ دیا وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم کما ذکرہ مولانا
ولی اللہ الدہلوی فی عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید بخلاف مسائل فرق ضالہ کے
کہ اونکے مخترعین اور متبعین دونون فسق وضلالت مین متشارک رہینگے پس کمال الدین
ادفوی اور شوکانی کا اس مسئلہ کو خلافیات مین شمار کرکے خارج از ضلالت سمجھنا غلط محض

اور خطا بحث ٹھیریگا فائدہ جبکہ غنا بمعنی راگ کی حرمت دائمی عزیمۃ کتاب اللہ سے ثابت ہوئی تو جو شخص نسبت سماع غناء کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کریگا واجب التعزیر ضرور ہوگا کیونکہ اوسنے غناء سے معنی راگ ارادہ کیا یا دوسرے معنی تقدیر اول پر کفر اوسپر لازم آویگا اگر محل تاویل مین نہ واقع ہوا اور تقدیر ثانی پر ایہام کفر سے چارہ نہوگا کیونکہ اس زمانۂ فسق مین متبادر غناء سے راگ ہوتا ہی بہرحال وہ شخص واجب التعزیر ضرور ہوگا فائدہ جبکہ حرمت معازف کی عزیمۃ آیۂ مذکورہ سے بوجہ دلالت علیت لہو خاص کے ثابت ہوی تو حلت دف کی لعوارض نکاح وغیرہ کے جو کہ احادیث سے ثابت ہوتی ہی ہرگز سنت نہوگی کیونکہ یہ حلت افراد رخصت سے ہی اور سنت اقسام عزیمت سے فالتفوہ بسنیتہا کما نقلہ الادفوی فی الامتاع عن البعض افتراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غیر علم تہین ہے حکم اوس شخص کا بہی ظاہر ہوتا ہی جو کہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دف کے سننے کی ایسے الفاظ سے کرے کہ جنسے عزیمت سمجھی جاتی ہی نہ رخصت کما لایخفی فافہم واستقم یہ اخیر ہی اون مضامین کا کہ جنکا ایراد اس رسالہ مین مقصود تھا اور یہ رسالہ باوجود اختصار کے چونکہ کافی ووافی ہوا اثبات دعاوی اور ابطال ملاہی مین لہذا نام اسکا الاغناء فی تحریم الغناء رکھا گیا ہذا وما اندرج فیہا من التحقیقات العالیۃ والتدقیقات الغالیۃ مما خصنی اللہ تعالی باخذہ من سماء التحقیق ولم تصل الیہ ایدی افکار من سبقنی من اولی التدقیق فللہ الحمد علی ما انعم وعلّم والہم وفہّم والصلوۃ والسلام علی رسولہ الاکرم وعلی آلہ واصحابہ خیر الامم وعلی من احیی سنتہ وقومہ

تمت

الحمد للہ علی احسانہ کہ رسالۂ ہذا بماہ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ مطبع تصویر عالم لکھنؤ سے چھپکر شایع ہوا